امیر شریعت مولانا شاہ ابوالسعو د احمد صاحب باقویؒ

قحط الرجال کے اس آزمائشی دور میں بڑے حضرتؒ (علامہ مولانا شاہ ابوالسعو د احمد الباقویؒ) جیسی متوکل ومتورع، متبحر ومتشرع، متحقق ومتحرک، متحمل ومتواضع، علمی ودینی شخصیت سارے کشورِ ہند خصوصاً جنوبی ہند کی تمام ریاستوں کے لئے ایک نعمت بے بہا اور معدنِ لازوال تھی۔

نام و خاندان:

آپؒ ایک علمی ودینی خانوادے کے چشم وچراغ تھے، نامِ نامی ابوالسعو د احمد، تخلص احمد اور رئیس العلماء لقب تھا، آپؒ کے والد حافظ صوفی محمد عبدالستار صاحب، دادا حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب اور پڑ دادا حضرت حافظ محمد لبّے صاحب تھے۔

وطن:

تامل ناڈو کے مشہور شہر ویلور سے قریب گاؤں بلنجپور VIRINJIPURAM میں آپؒ بتاریخ ۱۱/ربیع الاول ۱۳۲۹ھ مطابق ۱۳/مارچ ۱۹۱۱ء بروزِ دوشنبہ ددھیال میں پیدا ہوئے۔

حفظ و ابتدائی تعلیم:

آپ کے والد حافظ صوفی محمد عبدالستار صاحب پانڈی چیری (تامل ناڈو) کے ایک چھوٹے سے شہر پَن روٹی میں ایک مدت قیام پذیر رہے، وہاں حافظ صاحب امامت وخطابت کے ساتھ دعوت واصلاح کا فریضہ فکر واہتمام سے بخوبی انجام دیتے تھے، آپ نے اپنے والد ماجد سے یہیں پن روٹی میں حفظِ قرآنِ مجید کا آغاز کیا اور بہت ہی کم مدت میں آپ ایک اچھے اور پختہ حافظِ قرآن بن گئے، حفظِ قرآنِ مجید کے بعد آپ نے وہیں والد صاحب ہی سے فارسی اور عربی کی تعلیم حاصل کرنا شروع کر دیا۔

عالمیت و فضیلت:

پندرہ سالہ عمر میں اعلیٰ تعلیم کے لئے سن ۱۳۴۶ھ مطابق ۱۹۲۷ء میں مشہور دینی وعربی درس گاہ مدرسہ باقیات صالحات ویلور میں آپ نے داخلہ لیا، یہاں آپ نے پوری محنت ولگن کے ساتھ عالمیت وفضیلت کی تعلیم کے ساتھ فتوی نویسی کی مشق بھی کر کے سن ۱۳۵۲ھ مطابق ۱۹۳۳ء میں فارغ التحصیل ہو گئے۔

افضل العلماء اور منشی فاضل کورس:

باقیات صالحات کے زمانۂ طالبِ علمی ہی میں آپ نے افصل العلماء اور منشی فاضل کے دونوں کورس مدراس یونورسٹی سے کر چکے تھے، یہ وہ کورس ہیں جن سے درس نظامی کے فارغ کسی بھی عالم کو، اسکول، کالج اور دیگر عصری تعلیمی اداروں میں تدریسی ملازمت کے مواقع بآسانی مل جاتے تھے۔

کم تنخواہ والی دینی خدمت کو ترجیح:

طلبِ علم سے فراغت کے بعد اسلامیہ ہائی اسکول میل وشارم شمالی آرکاٹ میں دینیات کے مدرس کے طور پر پوری تندہی کے ساتھ سترہ سال تک اپنی تدریسی خدمات میں مشغول رہے۔

غیرمسلموں میں دعوت:

اسی زمانہ میں شہر میل وشارم اور اس کے مضافات میں آباد مسلمان اور غیر مسلم آبادیوں میں آپ نے دعوت واصلاح کا کام فکر وتدبر اور خوش اسلوبی سے انجام دینے کی

بھرپور کوشش کی اور انہیں کاموں کو منظم کرنے کے لئے آپ نے ایک انجمن بنام ''انجمن تبلیغ اسلام'' قائم فرمائی۔

باقیات صالحات میں آپ کی خدمات:

ایک دن مدرسہ باقیات صالحات کے صدر اور اس کے معزز اراکین نے باصرارِ تمام آپ کو اپنے مادرِ علمی باقیات صالحات میں مہتمم اور منتظمِ مالیات کے طور پر خدمات انجام دینے کے لئے آمادہ کرلیا، آپ نے اسے اپنی سعادت تصور فرما کر اپنے اساتذہ کے درمیان اس عہدے اور مفوضہ تمام تر ذمہ داریوں کو نہایت حسن وخوبی کے ساتھ نبھایا، آپ نے مدرس، مہتمم اور ناظم مالیات ہر عہدے کو رونق بخشی، آپ کے دور میں مدرسہ کی خوب ترقی ہوئی اور طلبہ کی تعداد سہ گنا بڑھی، نیز مدرسہ کی مالی حالت مضبوط تر ہوگئی۔

مدرسہ باقیات صالحات سے علحیدگی:

حضرت مولانا شاہ محمد الیاسؒ کے طرزِ دعوت وتبلیغ سے آپ نہ صرف متأثر بلکہ حسب فرصت اس میں سرگرم رہتے تھے، مدرسہ باقیات صالحات میں ایک دن دعوت و تبلیغ سے متعلق بہت ہی ناگوار صورتِ حال پیدا ہوگئی تھی جس سے آپ شکستہ دل اور کبیدہ خاطر ہوگئے۔ چند دن تک بے قراری وبے چینی آپ پر طاری رہی۔ بالآخر غور وخوص کے بعد آپ نے استخارہ فرمایا اور بادلِ ناخواستہ اربابِ مدرسہ باقیات صالحات سے معذرت کر کے انہیں استعفیٰ پیش فرما کر وہاں کی خدمات سے سبکدوش ہوگئے۔

دار العلوم سبیل الرشاد کا قیام:

باقیات صالحات سے علیحدگی کے بعد آپ نے سرزمینِ ٹیپو کا تاریخی مقام بنگلور کا سفر کیا اور وہاں اپنے ہم وطن تاجرانِ آہن ودیگر مخلصین ومحبین سے اپنے ارادہ کا اظہار فرما کر ایک مدرسہ بنام دار العلوم سبیل الرشاد قائم فرمایا، آج الحمد للہ! دار العلوم سبیل الرشاد بنگلور کے فارغین فضلاء، علماء، حفاظ اور قراء ملک وبیرونِ ملک میں دینی، علمی، تحقیقی، تعلیمی، تبلیغی، اصلاحی اور دیگر مختلف شعبوں میں سرگرمِ خدمت ہیں۔

خلیفہ و مجاز:

آپ کو خلافت حضرت الشیخ مولانا خواجہ سعید احمد کیرنویؒ خلیفہ حضرت حکیم الأمت الشیخ مولانا محمد اشرف علی تھانویؒ نے عطا فرمائی، چنانچہ آپ سے اہل علم اور خواص کی ایک بہت بڑی تعداد تاحیات مستفید ومستفیض ہوتی رہی۔

کرناٹک میں امارتِ شرعیہ کی فکر:

ریاستِ بہار کے صدر مقام پٹنہ میں آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل سوسائٹی کے زیر اہتمام ماہِ نومبر ۱۹۷۳ء میں ایک تعلیمی کانفرنس کا انعقاد ہوا، اس موقعہ پر اس کانفرنس میں شریک، ریاستِ کرناٹک کے تعلیم یافتہ اور متعدد تعلیمی اداروں کے حضرات خصوصاً محترم ڈاکٹر ممتاز احمد خان صاحب بانی الامین بنگلور اور ان کے رفقاء، پٹنہ سے دس کلو میٹر کی دوری پر واقع پھلواری شریف میں سرگرمِ خدمت امارتِ شرعیہ، اور مرکزی دار القضاء کی کارکردگیوں وخدمات کو دیکھ کر کافی متاثر ہوئے تھے۔ اسی وقت بنگلور کے چند مخلصوں نے دار القضاء کی کارگزاریوں کا جائزہ لے کر کرناٹک میں بھی اس شعبے کی خدمت کا ارادہ کیا تھا۔

امیر شریعت کا تقرر:

پٹنہ کے تعلیمی کانفرنس سے بنگلور لوٹنے کے بعد ریاست کرناٹک کے اہل علم ودانش نے کرناٹک میں امارتِ شرعیہ قائم کرنے کی بابت دار العلوم سبیل الرشاد اور شہر (بنگلور) غور وفکر کیا اور بالآخر ممتاز علماء، عمائدین اور تمام جماعتوں کا نمائندہ اجلاس، امارتِ شرعیہ کے قیام اور امیر شریعت کے انتخاب کے عنوان پر منعقد ہوا، جس میں جملہ حاضرین کی اتفاق رائے سے آپ (بڑے حضرت) کو ''امیر شریعت'' منتخب کیا گیا، آپ تادم زیست امیر شریعت رہے۔

شرعی دار القضاء کا قیام:

اس اجلاس کے چند دنوں کے بعد آپ کی سرپرستی میں مرکزی دار القضاء قائم ہوا، حضرت مولانا محمد یوسف شرقی صاحب کو قاضی اور خطیب محمد زکریا صاحب کو نائب قاضی مقرر کیا گیا، سردست دار القضاء کا دفتر مدرسہ مشکوٰۃ العلوم سنگین جامع مسجد، تارا منڈل بنگلور سٹی میں قائم کیا گیا، ۱۹۸۷ء میں دار العلوم سبیل الرشاد میں دار القضاء کی نئی عمارت کا افتتاح آپ کی صدارت میں عمل میں آیا، جس میں بحیثیت مہمانانِ خصوصی امیر شریعت حضرت مولانا شاہ منت اللہ رحمانی اور قاضی القضاۃ مولانا قاضی مجاہد الاسلام قاسمیؒ ،بطورِ خاص شریک رہے، امارتِ شرعیہ کرناٹک کی خدمات شہر بنگلور اور پوری ریاست کے لئے ہنوز جاری ہیں۔

عہدے و مناصب:

بانی ومہتمم	دارالعلوم سبیل الرشاد بنگلور
امیرِ شریعت	ریاستِ کرناٹک
نائب صدر	آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ
سرپرست	اسلامک فقہ اکیڈمی الہند
	آل انڈیا مِلّی کونسل
رکن مجلس شوریٰ	دارالعلوم دیوبند
	دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ
	مدرسہ معدن العلوم وانم باڑی
	دارالعلوم تاج المساجد بھوپال
	جامعہ انوارالعلوم ترچناپلی
مہتمم	مدرسہ داؤدیہ ایروڈ
	دارالعلوم سبل السلام پنگنور
	دارالعلوم صدیقیہ میسور

ودیگر متعدد عربی مدرسوں اور دینی اداروں کے صدر و سرپرست رہے۔

آپ نے متعدد بار حرمین شریفین کے سفر کے علاوہ متحدہ عرب امارات، ویسٹ انڈیز، ملیشیا، سنگاپور، مالدیپ اور سری لنکا وغیرہ ملکوں کے دورے فرمائے، آپ کی تصانیف میں احکامِ اسلامی (احکامِ نکاح)، باب القرآن، تجوید القرآن بہت ہی مقبول اور مدارسِ عربیہ میں داخلِ نصاب ہیں۔

اولاد:

حضرت مولانا حافظ قاری مفتی محمد اشرف علی صاحب باقوی

حضرت مولانا محمد ولی اللہ صاحب رشادی

حضرت مولانا حافظ قاری امداد اللہ صاحب رشادی

حضرت مولانا حافظ قاری لطف اللہ صاحب رشادی

وفات:

چند دن کی علالت کے بعد یہ علم وحکمت اور عمل واخلاص کا سورج ۷رشوال ۱۴۱۶ھ مطابق ۲۷رفروری ۱۹۹۶ء کو غروب ہوگیا، دارالعلوم سبیل الرشاد بنگلور کی مسجد کے بیرونی مغربی حصے میں جنوب کی طرف آپ کی آرام گاہ ہے۔

☆☆☆